78247- مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے کا اجروثواب

سوال

کیا اللہ تعالی کے ہاں روزے کا ثواب ایک جیسا ہی ہے، یا کہ روزے دار کی مشقت برداشت کرنے کے حساب سے ہوگا ؟
کیونکہ کچھ لوگ ٹھنڈے علاقے میں روزے رکھتے جہاں پیاس کا احساس نہیں ہوتا، اور کچھ لوگ سخت گرم علاقوں میں رہ کر روزے رکھتے ہیں، میں یہاں روزے کی حالت میں دوسرے اعمال صالحہ کی بات نہیں کرتا، بلکہ صرف روزے کے اجروثواب کی بات کر رہا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو عبادت کے ساتھ مشقت لازم ہے، یعنی اس طرح کہ اس مشقت کو برداشت کیے بغیر وہ عبادت کی ہی نہیں جا سکتی، تو پھر جتنی زیادہ مشقت ہوگی اجروثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا :

" یقینا تجھے تیری تھکاوٹ اور تیرے خرچ کے مطابق اجروثواب ملے گا "

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (1116) میں صحیح قرار دیا ہے اور اس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : "تیری تھکاوٹ، یا فرمایا : تیرے خرچ کے حساب سے "

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت میں اجووثواب اور فضیلت کی کثرت تھکاوٹ اور خرچ زیادہ ہونے سے ہوتی ہے، اور وہ تھکاوٹ مراد ہے جس کی شریعت مذمت نہیں کرتی، اور اسی طرح خرچ بھی وہ جو قابل مذمت نہ ہو" انتہی.

اور قاعدہ واصول یہ ہے کہ : مشقت کے حساب سے اجروثواب ہر چیز میں نہیں، بلکہ کچھ اعمال خفیف ہیں لیکن ان کا اجروثواب بہت زیادہ ہے.

زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عمل جتنا بھی زیادہ اور مشقت والا ہو وہ اس عمل سے افضل ہے جو اس جیسا نہ ہو، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے :

"تیرا اجروثواب تیری تھکاوٹ کے حساب سے ہے "

اور کئی ایک صورتوں میں چھوٹا اور قلیل سا عمل بھی زیادہ عمل سے افضل ہوتا ہے، ان صورتوں میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

ایک تو یہ ہے کہ : مسافر شخص کے لیے نماز قصر کرنا پوری نماز ادا کرنے سے افضل ہے.

ایک بار نماز باجماعت ادا کرنا اکیلے پچیس بار نماز ادا کرنے سے افضل ہے.

اور یہ بھی ہے کہ : فجر کی دو رکعت چھوٹی ادا کرنا لمبی دو رکعت ادا کرنے سے افضل ہے.

قربانی کر کے اسکا کچھ گوشت کھا کر باقی صدقہ کرنا ساری قربانی صدقہ کرنے سے افضل ہے.

نماز میں چھوٹی مکمل سورۃ پڑھنا بڑی سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنے سے افضل ہے، چاہے وہ لمبی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غالبا عادت یہی تھی. انتہی بتصرف.

دیکھیں : المنثور فی القواعد (2/415-419).

واللہ اعلم.